بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر

الفضل

قادیان

یوم یکشنبہ

جلد ۳ ماہ اخاء ۱۳۲۲ ہش | ۳ شوال ۱۳۶۲ھ | ۳ اکتوبر ۱۹۴۳ء | نمبر ۲۳۲

9621 Subedar Major Sher Mohd. Khan Sb.
No. 3 M.T. Tr. Bn. O.B.I. Bahadur
ALLAHABAD

INDIA POSTAGE 3 PS

۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۲ ماہ اخاء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت آج خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد۔ دُعا اور عید الفطر کی تقریب کی مفصل خبر صہ پر ملاحظہ فرمائیں۔

محترمہ بیگم صاحبہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کو گو پہلے سے افاقہ ہے۔ لیکن پوری طرح آرام نہیں ہُوا۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔ صاحبزادہ صاحب موصوف حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہمراہ قادیان تشریف لائے ہیں لیکن بیگم صاحبہ ہنوز ڈلہوزی میں ہیں۔

مہاشہ محمد عمر صاحب مولوی فاضل کے ہاں ۲۹۔ ۳۰ ستمبر کی درمیانی شب لڑکا تولد ہوا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ۳ شوال ۱۳۶۲ھ

دین کیلئے اپنی زندگیاں وقف کرنے کیلئے نوجوان آگے بڑھیں

قادیان یکم اکتوبر۔ آج حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے عید الفطر کے خطبہ میں فرمایا۔ کہ موجودہ جنگ میں یورپین طاقتوں نے جو جنگی اسلحہ اور سامان مہیا کئے ہیں۔ ان کا وجود اس بات کا قطعی فیصلہ کر دیتا ہے۔ کہ اس زمانہ میں اسلام کی مخالف طاقتوں کو تلوار سے مٹانا ناممکن ہے۔ لیکن روحانیت اور تبلیغ سے ان کو مغلوب کرنا نہ صرف ممکن ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے موعود بھی۔ خطبہ جمعہ کا مضمون بھی اسی سلسلہ میں تھا جس میں حضور نے بتایا۔ کہ اس زمانہ میں غلبہ اسلام کے لئے تلوار کے حربہ کی ناکامی بالکل واضح ہے۔ ہاں تبلیغ اور روحانیت کے حربہ کی کامیابی یقینی ہے۔ اور ہم دیکھتے ہیں۔ کہ اس کی ظاہری علامات بھی نظر آ رہی ہیں۔ چنانچہ جہاں اسلحہ اور جنگی سامانوں کی فراوانی اور اُن پر اعتماد و بھروسہ زیادہ ہو رہا ہے وہاں مذہب پر یقین روز بروز کم ہوتا جا رہا ہے اور ایک سمجھدار و دُور اندیش مدمقابل کی طرح ہمارا یہ کام ہے۔ کہ مخالف کے قلعہ کی کمزور دیوار پر حملہ کرکے اسے زیر کریں۔ بجائے اس کے کہ مادی طاقتوں کی دیواروں سے جو آج زیادہ سے زیادہ مضبوط ہو چکی ہیں، اپنے سر پھوڑتے رہیں۔ حضور نے فرمایا۔ اس کام کی تکمیل کے لئے جہاں یہ ضروری ہے۔ کہ ہر فرد تبلیغ میں لگ جائے۔ وہاں ایک خاص جماعت کا ہونا بھی ضروری ہے جو اسلام کے لئے اپنی زندگیوں کو وقف کر دے۔

اس ضرورت کی طرف میں نے کئی بار جماعت کو توجہ دلائی ہے۔ کچھ نوجوان آگے آئے بھی ہیں۔ مگر جس حد تک ضرورت ہے ابھی اتنے نہیں مل سکے۔ گزشتہ سالوں میں جماعت نے مالی قربانی کا نہایت اعلیٰ اور شاندار نمونہ دکھایا ہے۔ ایسا شاندار کہ ہم اس پر فخر کر سکتے ہیں۔ لیکن تبلیغ کے لئے وقف زندگی کی تحریک کے سلسلہ میں ایسا نمونہ پیش نہیں کیا گیا۔ اور میں چاہتا ہوں کہ جماعت اس بارہ میں بھی ویسا ہی شاندار نمونہ پیش کرے۔ جو مالی قربانیوں کے لحاظ سے وہ پیش کر چکی ہے ابھی بہت سے نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ جو اپنے اوقات کو کلی طور پر دین کی خدمت میں لگا دیں۔ اسی سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک اور امر کی بھی تشریح فرما دی۔ جو اس سے قبل جماعت کے سامنے پیش نہیں ہُوا۔ اور وہ یہ کہ جو شخص ایک بار اپنی زندگی کو وقف کر دیتا ہے۔ اُسے اگر قبول نہ بھی کیا جائے۔ تو وہ وقف کی ذمہ واریوں سے آزاد نہیں ہو سکتا۔ وقف تو اس کا ایک عہد ہے جو اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیا۔ میرے یا کسی اور کے اسے منظور نہ کرنے سے وہ عہد نہیں ٹوٹ سکتا۔ جو وہ اللہ تعالیٰ سے کر چکا ہے۔ ایسے شخص کو چاہیئے کہ جب بھی نوجوانوں کو خدمت دین کی خاطر آگے آنے کے لئے بلایا جائے۔ وہ پھر اپنے آپ کو پیش کر دے۔ خواہ وہ کبھی بھی نہ لیا جائے۔ مگر اس کا فرض ہے کہ وہ ہر آواز پر لبیک کہتے ہوئے آگے بڑھے۔ اور اپنی خدمت کے قبول نہ کئے جانے کی صورت میں وہ اگر کوئی دنیوی کام اختیار کرے تو چاہیئے کہ اس کے لئے جتنا کم سے کم وقت ضروری ہو خرچ کرے۔ اور باقی اوقات دین کی خدمت میں لگائے۔ بہرحال ایک بار وقف کا ارادہ کرکے وہ اگر کسی وقت بھی اپنے آپ کو اس سے آزاد سمجھتا ہے۔ تو وہ اُس وعدہ کی خلاف ورزی کا مرتکب ہوتا ہے۔ جو اُس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیا تھا۔

مُقطّعاتِ قرآنی۔ قسط آخری نمبر (۱)

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

نمونہ تطبیق کا یعنی سورۂ مریم اور کھٰیٰعص

یہاں میں بطور نمونہ ایک مقطعہ کا تفصیلی ذکر کروں گا۔ اور پھر اس سورۃ میں اس مقطعہ کے مطابق مضامین اور تفسیر کا ہونا بتاؤں گا۔ تاکہ آپ مقطعہ کے مضامین اور اُس کی سورۃ کے مضامین خود بھی چیک کر سکیں۔ اور پھر چیک کرکے یہ معلوم کر سکیں۔ کہ آیا تطبیق ٹھیک اُترتی ہے یا نہیں۔ یہی وہ راستہ ہے جس پر چلنے سے آپ مزید انکشافات اور ترمیمات اس مضمون میں کر سکیں گے۔ انشاء اللہ۔ اب میں قرآن مجید کے سب سے بڑے مقطعہ کھٰیٰعص اور اس کی تفسیر یعنی سورۂ مریم کے مضامین کی تطبیق ذرا تفصیلاً کرنے لگا ہوں۔ تاکہ میرا تمام بیان جواب تک کرتا چلا آیا ہوں آپ کے سامنے مبرہن اور روشن ہو جائے۔

واضح ہو کہ کھٰیٰعص سورۃ فاتحہ کی تین آیات کا مقطعہ ہے۔ یعنی آیت نمبر ۵ آیت نمبر ۶ اور آیت نمبر ۷ کا۔ دوسرے الفاظ میں میرا یہ مطلب ہے۔ کہ یہ مقطعہ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۞ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۞ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۞ کا مخفف خلاصہ یعنی مقطعہ ہے جس میں ک اور ع سے اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ مراد ہے۔ اور ہ و ی سے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ مراد ہے۔ اور ص سے صِرَاطَ الَّذِیْنَ .... الآیہ یعنی آخری آیت فاتحہ کی مراد ہے۔

اس کے بعد ہم سورۃ مریم کی تلاوت شروع کرتے ہیں۔ تو ہم کو صراحتاً اور نہایت نمایاں طور پر معلوم ہوتا ہے۔ اس سورۃ میں اکثر یہی مضامین آتے ہیں۔ بلکہ بعض جگہ تو الفاظ ایسے غیر مبہم ہیں۔ کہ ایک ناواقف کو بھی معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ یقیناً فاتحہ کی انہی آیات کا بیان اور انہی کی تفسیر ہو رہی ہے۔ لیجئے سنتے جائیے:-

سب سے پہلے حضرت زکریا کی دعا ہے یہ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کی تفسیر ہے۔ کیونکہ استعانت کے معنے دعا مانگنے ہی کے ہیں۔ اسی طرح آگے چل کر حضرت مریم صدیقہ کی دُعا کا ذکر ہے۔ آگے چل کر بلکہ ساتھ ہی ساتھ منعم علیہ گروہ کا ذکر ہے۔ جس میں ذکریا۔ مریم صدیقہ۔ یحییٰ۔ ابراہیم۔ موسیٰ۔ ہارون۔ اسمٰعیل۔ اسحٰق۔ یعقوب۔ ادریس۔ آدم۔ نوح علیہم السلام کا بیان ہے۔ اور ان کے بیان میں یہ آیت آتی ہے اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ مِنْ ذُرِّیَّۃِ اٰدَمَ .... ان کے ہمراہ مغضوب علیہم اور ضالّین کا ذکر بھی چل رہا ہے جن کا ذکر کہیں نام لے کر اور کہیں مجمل ہی۔ مثلاً ابراہیمؑ کے باپ کا ذکر اور اس کی کج بحثی اور اُس کے مظالم ابراہیمؑ پر۔ پھر ایک جگہ فرمایا

فخلف من بعدھم خلف اضاعوا الصّلوٰۃ واتبعوا الشھوات فسوف یلقون غیّاء ..... پھر مومنوں کا ذکر فرمایا الّامن تاب وامن وعمل عملاصالحاً ..... پھر جہنمیوں کا ذکر آگے آتا ہے۔ فو ربّک لنحشرنّھم والشیٰطین ثم لنحضرنھم حول جنھم جثیّا پھر متقیوں کو فرماتا ہے ثم ننجی الذین اتقوا ......

اسی طرح سورۃ کے آخر تک یہ مضمون انعمت علیھم لوگوں اور مغضوب علیھم اور ضالین کے متعلق چلتا رہتا ہے۔ ضالین کا مخصوص ذکر حسب ذیل آیات میں ہے

(۱) قل من کان فی الضّللۃ فلیمدد لہ الرحمٰن مدّا ..... نیز لکن الظّٰلمون الیوم فی ضلٰلٍ مبین عیسائیت کا ذکر مخصوص طور پر ان آیات میں آتا ہے

(۲) ما کان للّٰہ ان یتخذ من ولد سبحانہ

(۳) وقالوا اتخذ الرحمٰن ولدا لقد جئتم شیئاً اِدًّا۔

(۴) وما ینبغی للرّحمٰن ان یتّخذ ولدا

آیت اھدنا الصراط المستقیم کے متعلق جو بیان موجود ہے۔ اس میں مختصر اور نہائت واضح طور پر یہ آیت آتی ہے وان اللّٰہ ربّی وربکم فاعبدوہ ھذا صراطٌ مستقیم۔ نیز یہ آیت یا ابت انّی قد جاءنی من العلم مالم یاتک فاتّبعنی اھدک صراطاً سویّا۔ پھر جو دعائیں ہیں وہ ایاک نستعین کے ماتحت ہیں مثلاً حضرت زکریا اور حضرت مریم کی تفصیلی دعائیں ہیں۔ اور حضرت ابراہیم کا قول کہ وادعوا ربّی عسیٰ الّا اکون بدعاء ربّی شقیّاً۔

اسی طرح ایاک نعبد کی تفسیر اور ذکر میں (۱) عبدہ ذکریا (۲) وان اللّٰہ ربی وربکم فاعبدوہ (۳) یا ابتِ لا تعبد الشیطٰن (۴) اذا تتلیٰ علیھم ایات الرحمٰن خرّوا سُجداً و بکیّا (۵) جنّٰت عدن التی وعد الرحمٰن عبادہ بالغیب (۶) تلک الجنّۃ التی نورث من عبادنا (۷) رب السمٰوات والارض وما بینھما فاعبدہ واصطبر لعبادتہ۔ ان سب میں ایاک نعبد کی تفصیل اور تفسیر ہے۔

غرض تمام مضامین سورۃ مریم کے اوپر آگئے۔ اور سب کے سب الاماشاءاللہ انہی تین آیات فاتحہ کی تفصیل اور تفسیر ہیں۔ اگر شبہ ہو۔ تو خود پڑھیئے۔ اور لطف اٹھائیے اور چشم بصیرت روشن کیجئے۔ یہ سورۃ بہت لمبی نہیں ہے۔ صرف ۵ منٹ میں آپ کو یقین آجائیگا۔ کہ میرا یہ دعوےٰ یہ فاتحہ کی تین پچھلی آیتوں کی تفسیر ہے بالکل سچا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی ماننا پڑے گا۔ کہ یہ سورۃ کٓھٰیٰعٓصٓ اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی بھی تفسیر ہے۔ پس معلوم کہ کٓھٰیٰعٓصٓ دراصل فاتحہ ہی کی پچھلی تین آیتوں کا مقطعہ ہے۔ اور یہی ہم نے ثابت کرنا تھا۔ سو کر دیا۔ اسی طرح اگر آپ خود ان مقطعات سے دلچسپی لیں۔ تو آپ بھی انشاء اللہ تعالےٰ مزید علم منکشف ہوگا۔ اور ہر سورت سے یہ دعوےٰ سچا ثابت ہوگا۔ کہ مقطعات دراصل دوسری دفعہ نازل شدہ فاتحہ یا مکررات آیات فاتحہ ہیں۔ اور جس طرح تفسیر کے وقت ایک مفسر پہلے متن کو رکھتا ہے۔ پھر اس کی تفسیر بیان کرتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ نے جس سورۃ کے اوپر فاتحہ کے یہ حصے رکھدیئے ہیں۔ ان میں مخصوص طور پر فاتحہ کی ان آیات یا الفاظ کی تفسیر ہے۔ اور جس سورۃ پر کوئی مقطعہ نہیں ہے۔ وہ سورۃ صرف بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم کی تفسیر ہے۔ جو وہ بھی سورۃ فاتحہ ہی ایک آیت ہے۔

میں نے اپنی نوٹ بک میں تمام مقطعات کو ان کی سورتوں کے مضامین سے تطبیق دیا ہے۔ لیکن چونکہ مضمون نہائت لمبا ہو جاتا تھا اور میرا مقصد صرف راستہ کھانا تھا۔ اس لئے اتنے پر اکتفا کیا گیا۔ اب میں جملہ احباب اور پڑھنے والوں سے درخواست کرتا ہوں کہ اگر یہ مضمون ان کو خوش وقت کرے تو عاجز کے لئے دعائے خیر فرمائیں والسلام

تحدیث نعمت

سب سے آخر میں اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرتا ہوں۔ کہ مقطعات کے متعلق اس نے مجھے ایک نیا راستہ بتایا۔ اور ساتھ ہی تحدیث بالنعمۃ کے طور پر عرض کرتا ہوں۔ کہ مجھے ہمیشہ سے مقطعات کے حل کی تلاش کی فکر لگی رہتی تھی۔ ایک دن بغیر تفکر اور تدبر کے یکدم بجلی کی طرح محض اسی کے فضل سے یہ نکتہ میرے دل میں گھس گیا۔ کہ "مقطعات فاتحہ ہی ہیں" جب اس پر میں نے غور کیا تو اسے درست پایا۔ پھر جب میں نے مقطعات کو جمع کیا۔ اور ان کے معنے اور تفسیر سورتوں پر لگانے لگا۔ تو نٓ کے معنے اور تعیّن کو درست نہ پایا۔ اور اس چیز نے مجھے بہت پریشان کیا۔ کہ نٓ مقطعات میں فٹ نہیں آتا۔ اسی ادھیڑ بن میں کئی دن گزر گئے۔ تو یکدم قرآن کریم کی یہ آیت دل پر القا ہوئی "احد عشر کوکباً والشمس والقمر رایتھم لی ساجدین" پس معاً مجھے تشفی ہوئی کہ نٓ واقعی مقطعات میں سے نہیں ہے۔ بلکہ کل مقطعات تیرہ ہی ہیں اور لطف یہ کہ حروف مقطعات بھی تیرہ ہی ہیں۔ اور ان تیرہ مقطعات میں سے دو نہائت روشن اور نمایاں ہیں۔ ایک تو حٰمٓ کا مقطع جو بسبب صفات الٰہی کا جامع ہونے اور فاتحہ کی دوسری تا چہارم آیات کا مقطعہ ہونے کے ایک نمایاں افضلیت رکھتا ہے اور اللہ تعالےٰ کی تمام صفات عالیہ پر حاوی ہے۔ دوسرا مقطعہ جو اس سے کم درجہ پر ہے مگر باقی سب سے نمایاں ہے۔ وہ الٓمٓ کا مقطعہ ہے۔ جو بسبب انعمت علیھم اور مغضوب علیھم اور ضالین کے بیان کے انسانی تمام حالات پر حاوی ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ یہ دونوں مقطعات قرآن مجید میں تعداد کے لحاظ سے بھی زیادہ ہیں۔ یعنی حٰمٓ اور الٓمٓ سات سات دفعہ قرآن میں وارد ہوئے ہیں۔ اور باقی مقطعات کی نسبت اپنی تعداد اور معانی کے لحاظ سے سورج اور چاند کی طرح نہائت روشن اور چمکدار ہیں اور ساتھ ہی اس آیت سے مجھے یہ بھی خوشی ہوئی۔ کہ ان مقطعات کا یہ علم جو مجھے معلوم ہوا ہے۔ یہ بھی خدا کے فضل سے ہی ہے۔ اور صحیح ہے۔ اور جو کچھ تائیدی طور پر میں نے خود غور و فکر سے لکھا ہے۔ وہ بھی خدا ہی کا فضل ہے۔ ورنہ ایک جاہل اور کم علم بندہ کیا۔ اور اس کی تفتیش کیا!

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للّٰہ رب العالمین۔

گر اصل فاتحہ۔ قرآن اسکی ہے تعبیر
مقطعات پھر سورتوں پہ کیوں تحریر؟
سو یاد رکھ۔ کہ یہ الحمد ہی کے ہیں ٹکڑے
یہ سورتیں انہی اجزا کی کرتی ہیں تفسیر

تمت

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی بیگم صاحبہ کے لئے درخواست دعا

بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب گزشتہ ایک سال سے بھی زائد عرصہ سے۔ بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ ان کی صحت کاملہ کے لئے بالالتزام دعائیں فرمائیں۔

آل اڑیسہ احمدیہ تبلیغی کانفرنس ۱۳۲۲ ہش ۱۹۴۳ء

۷، ۸ اکتوبر کو آل اڑیسہ احمدیہ تبلیغی کانفرنس کا سالانہ اجلاس کیرنگ ضلع پوری میں ہونا قرار پایا ہے۔ اڑیسہ کی تمام جماعتوں کے احباب سے درخواست ہے۔ کہ اس تبلیغی کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہوں۔ (سیکرٹری استقبالیہ کمیٹی آل اڑیسہ احمدیہ تبلیغی کانفرنس

جلسہ کلانور کے متعلق اطلاع

سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ کلانور لکھتے ہیں۔ کہ جلسہ کلانور میں شامل ہونے والے احباب موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔ نیز جیسا کہ پہلے لکھا جاچکا ہے۔ جلسہ کلانور ۸-۹ اکتوبر ۱۹۴۳ء بروز جمعہ و ہفتہ ہونا قرار پایا ہے۔ خاکسار انچارج مقامی تبلیغ

سیالکوٹ میں جلسہ

جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر کا سالانہ جلسہ امسال ۱۶، ۱۷ اکتوبر ۱۹۴۳ء بروز ہفتہ اتوار منعقد ہوگا۔ ضلع سیالکوٹ اور ملحقہ اضلاع کے احباب کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ وہ کام کا حرج کر کے بھی جلسہ میں شامل ہو کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

5

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدام الاحمدیہ!!!

ہمیں کیا بننا ہے؟

(از صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس عالم کے افضل ترین وجود ہیں۔ آپ کی اُمّت خیر الامم ہے۔ دین و دنیا میں کوئی قوم آپکی قوم کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اس افضل ترین قوم کا ایک بہترین حصہ ثُلَّۃٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ کی رُو سے جماعت احمدیہ کا وجود ہے۔ پس اس جماعت کے نوجوان دنیا کے بہترین نوجوان ہیں۔ **"اس جماعت کے نوجوان"**......؟؟؟ ظاہر ہے کہ "اس جماعت کے نوجوانوں" میں ہر وہ شخص داخل نہیں ہو سکتا۔ جو مُنہ سے اپنے کو اُسکی طرف منسوب کرتا ہے اس مقدس گروہ میں شامل ہونے کیلئے ہمیں بہت کچھ قربان کرنا اور بہت کچھ حاصل کرنا ہے۔ ہمیں توپوں اور ہوائی جہازوں کی ضرورت نہیں کہ ہمارا پروگرام تعمیری ہے تخریبی نہیں۔ نہ ہمیں محض دنیا کی دولت جمع کرنیکی خواہش ہے کہ بھوکوں کی بھوک اور ننگوں کے ننگ میں زیادتی کرنا ہمارا مقصود نہیں (۱) ہم نے کامل تقویٰ اور پوری کوشش سے کام لیتے ہوئے مصمم عزم اور پختہ ارادہ کے ساتھ اس لئے کھڑا ہونا ہے کہ ہم خدا کو حاصل کر لیں اور ہمارا وجود بھی خدا تعالیٰ کا نشان بن جائے (۲) ہمیں اپنے دلوں میں یہ یقین راسخ کرنا ہے کہ **مسلسل قومی ترقی اور ابدی بقا کیلئے نوجوانوں کی اصلاح ہی اصل کام ہے**۔ توپوں، بندوقوں اور سیاسی منظالم سے قطع نظر کرتے ہوئے دلائل مذہبی دُعاؤں اور اخلاق فاضلہ کو ہم نے اپنا ہتھیار بنانا ہے (۳) ہم نے اپنے اخلاق کو درست کرنا ہے اپنی زندگیوں کو سادہ بنانا ہے۔ وقار عمل کو قائم کرنا ہے خود سیکھنا اور دوسروں کو سکھانا ہے (۴) ہمیں باتیں کم بنانی ہیں کام زیادہ کرنا ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کو یہ سمجھنا ہے کہ "احمدیت کا ستون میں ہوں اور اگر میں ذرا بھی ہلا اور میرے قدم ڈگمگائے تو میں یہ سمجھونگا۔ کہ احمدیت پر زد آگئی" (۶) اپنے ایمان کی پختگی سے اپنی جوانی کو ہم نے بڑھانا اور حوصلوں کو بلند کرنا ہے (۷) ہمیں حزب اللہ بننا ہے اسلام اور خدا کی محبت، نیکی، سچائی اور ہمت اپنے دلوں میں پیدا کرنا ہے۔ اور اپنے عمل سے یہ ثابت کرنا ہے کہ **ہم دنیا کے امن دنیا کی بہتری کے لئے پیدا کئے گئے ہیں**۔ یعنی ہم اسلام کا کامل نمونہ ہیں (۸) شیطان کے پنجہ سے آزاد ہو کر ہمیں دنیا کی آزاد ترین قوموں میں شامل ہونا ہے (۹) جماعتی نظام کو نمایاں کرکے اور شخصی وجود کو اس کے تابع بنا کر **ہمیں قومی روح کے علمبردار بننا ہے**۔ سچائی اور دیانت کو ہم نے اپنا قومی شعار بنانا ہے (۱۰) خدمتِ اسلام میں کلی طور پر منہمک ہو کر اور اللہ تعالیٰ کی رضاء کے حصول کے لئے کامل توجہ سے اعمال صالحہ بجا لاکر ہمیں اپنے کو دنیا کا ذہین ترین وجود ثابت کرنا ہے (۱۱) ہمیں حقیقی طور پر سراپا رحمت کا خزانہ سمجھنا اور بننا ہے (۱۲) ہمیں یہ سبق سیکھنا اور سکھانا ہے کہ جس قوم میں محنت کی عادت نہیں اُس قوم میں سیاست اور تمدن بھی نہیں۔ اور جس قوم میں قربانی کا جذبہ نہیں، ترقی کی کوئی راہ اُس کے لئے کھلی نہیں۔ اگر۔ اور جس وقت بھی ہم اپنے میں یہ خوبیاں پیدا کر لیں اگر۔ اور جس وقت بھی اس رنگ میں اپنے کو رنگین کر لیں۔ اگر۔ اور جسوقت بھی اس تربیت سے ہم تربیت یافتہ ہو جائیں۔ اسوقت ثُلَّۃٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ کے ماتحت ہم دنیا کے بہترین نوجوان بن سکتے ہیں۔ کمزور اور گنہگار ہونے کے باوجود بھی احمدیت کی حقیقت کو سمجھتے ہوئے ہمارے دلوں میں یہ خواہش پیدا ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں محض اپنے فضل سے اس گروہ میں شامل کرے مگر کوئی بڑی خواہش کامل تربیت کے بغیر پوری نہیں ہوتی۔ اسی تربیت کی طرف خدام الاحمدیہ کا پروگرام ہمیں بُلاتا ہے

۲۲-۲۳-۲۴ اخاء ۱۳۲۲ ہش	جس کا ایک بڑا حصہ ہمارا سالانہ اجتماع ہے	۲۲-۲۳-۲۴ اکتوبر ۱۹۴۳ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت عمرؓ اور حضرت فضل عمرؓ میں ایک مشابہت

حضرت عمرؓ کی زندگی پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ غلطی پر انتباہ یا جرم کی سزا دینے میں کسی کی شخصیت سے قطعاً متاثر نہ ہوتے تھے۔ بغیر اس خیال کے کہ کوئی بڑا ہے یا چھوٹا۔ امیر ہے یا غریب۔ رشتہ دار ہے یا غیر رشتہ دار مجرم کو سزا دیتے۔ چنانچہ حضرت خالد بن ولید جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلیل القدر صحابہ تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مقرر کردہ سپہ سالار اعظم۔ اہل عرب کو آپ کی بہادری اور سپاہیانہ فن پر ناز تھا۔ حضرت عمر کو معلوم ہوا۔ کہ انہوں نے اشعث بن قیس شاعر کی مدحیہ نظم سنکر اس کو دس ہزار درہم بطور انعام دیئے ہیں۔ آپ نے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کو خط لکھا۔ کہ خالد سے سر مجلس دریافت کیا جائے۔ کہ اشعث کو اتنی بڑی رقم بطور انعام کہاں سے دی ہے۔ اگر اپنی گرہ سے دی ہے تو اسراف ہے۔ اور اگر بیت المال سے تو خیانت ہے۔ دونوں صورتوں میں وہ معزولی کے لائق ہیں۔ چنانچہ خالد بن ولید کو ان کی ایسی ہی بعض بے پراہیوں کی وجہ سے معزول کر دیا ؛

پھر اسی طرح حضرت عمرو بن العاص کے بیٹے عبد اللہ نے ایک شخص کو مارا۔ تو حضرت عمرؓ نے عمرو ابن العاص کے سامنے عبد اللہ کو مضروب کے ہاتھ سے کوڑے لگوائے جبلہ بن الایہم غسانی شام کا مشہور بادشاہ تھا۔ وہ مسلمان ہو گیا۔ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے اس کی چادر کا گوشہ کسی شخص کے پاؤں کے نیچے آگیا۔ جبلہ نے اس کے منہ پر تھپڑ مارا۔ اس نے بھی برابر کا جواب دیا۔ جبلہ غصہ سے بے تاب ہو کر حضرت عمرؓ کے پاس گیا۔ حضرت عمرؓ نے اس کی شکائت سنکر جواب میں فرمایا۔ کہ تم نے جو کچھ کیا اس کی سزا پائی۔

ایسے اور بیسیوں واقعات ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت عمرؓ کی حکومت کی ایک خصوصیت یہ تھی۔ کہ آئین حکومت میں شاہ و گدا۔ شریف و رذیل عزیز و بیگانہ سب کا ایک رتبہ تھا۔ سزائیں دینے کی وجہ سے حضرت عمرؓ پر اعتراض بھی ہوئے۔ مگر آپ نے کبھی اشخاص کی ناراضگی کی پروا نہیں کی۔ اور شریعت کے احکام کے نفاذ اور مجرموں کو سزا دینے میں کمزوری نہیں دکھائی۔ اعتراضات سے بے نیاز ہو کر امیر و غریب کے امتیاز کو بالائے طاق رکھتے ہوئے آپ ہمیشہ اس فرض کو ادا کرتے تھے۔ جو اللہ تعالےٰ نے آپ کے سپرد کیا تھا۔

اس زمانہ میں اللہ تعالےٰ نے ہمیں جو مثیل عمر دیا ہے۔ وہ بھی حضرت عمر کی اس صفت سے اللہ تعالےٰ کے فضل سے پوری طرح متصف ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بھی حکومت وقت کے قانون کی حدود کے اندر رہتے ہوئے اور اس دائرہ میں کہ جس میں سرکاری قانون آزادی دیتا ہے۔ شریعت اسلامیہ کے احکام کے نفاذ اور نظام سلسلہ کے وقار کو قائم رکھنے میں کسی شخصیت سے قطعاً متاثر نہیں ہوتے۔ اور گو سزا دینے میں آپ کو قلبی طور پر تکلیف بھی ہوتی ہے۔ مگر آپ اپنے فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی نہیں کرتے۔ اور آپ کی زندگی کا ہر ورق اس امر پر شاہد ہے۔ کہ جب بھی کسی نے احکام شریعت یا نظام سلسلہ کے خلاف کوئی حرکت کی۔ قطع نظر اس سے کہ وہ جماعت میں کتنی بڑی پوزیشن رکھتا۔ اور کس قدر صاحب اثر و رسوخ ہے۔ آپ نے اس پر پوری سختی سے نوٹس لیا ہے۔ اور اس کے کئے کی سزا دی ہے۔ آپ پر اس وجہ سے اعتراضات بھی ہوئے مگر یہ بھی دراصل حضرت عمر سے آپ کی ایک اور مشابہت ہے۔ کیونکہ حضرت عمرؓ پر بھی اس قسم کی باتوں کی وجہ سے اعتراضات ہوتے تھے اور جس طرح ایسے اعتراضات نے حضرت عمرؓ کو کبھی اپنے فرائض سے غافل نہیں کیا۔ حضرت فضل عمر بھی ان سے کبھی متاثر نہیں ہوئے ؎ بشیر الدین مولوی فاضل

خضرِ طریقت کی آمد

از جناب قیس مینائی صاحب نجیب آبادی

صد شکر خدائے عزّ و جل وہ خضرِ طریقت آپہنچا
جو جانِ نظامِ وحدت ہے، وہ روحِ جماعت آپہنچا

وہ راہبر میدانِ عمل وہ راہ نمائے منزلِ حق
وہ باعثِ فتح و نصرتِ دیں وہ قائدِ ملت آپہنچا

محمود احمد نام ہے جسکا امرِ خلافت کام ہے جسکا
وہ ماہِ مبیں محبوبِ خدا وہ نورِ امامت آپہنچا

مصلحِ عالم، رہبرِ ملت صاحبِ دولت صاحبِ شوکت
صاحبِ تاج و تختِ خلافت شاہِ خلافت آپہنچا

وہ مہدی دیں کا لختِ جگر وہ اسکی دعاؤں کا ثمرہ
وہ میرے نبی کا نورِ نظر وہ لعلِ نبوت آپہنچا

ابنِ مسیحا ابنِ مہدی اس کا نظیر حسن و احساں
وہ جانِ وفا وہ شانِ حیا وہ کانِ شرافت آپہنچا

وہ مظہرِ حق وہ فضلِ عمر جو ایک نشانِ رحمت ہے
وہ فضلِ خدا وہ نورِ ہدیٰ وہ آیۂ رحمت آپہنچا

حسنِ سیرت اللہ اللہ حسنِ صورت ماشاء اللہ
یوسفِ ثانی ماہِ منوّر، چاند سی صورت آپہنچا

وہ جودو عطا وہ لطفِ اتم وہ بحرِ سخا سر تا پا نیک
ابرِ کرم کی بارشِ پیہم چشمۂ رحمت آپہنچا

وہ بحرِ علومِ قرآنی وہ واقفِ اسرارِ عرفاں
جو ماہرِ علمِ لدنی ہے وہ معدنِ حکمت آپہنچا

پژمردگیٔ دل دور ہوئی سب ظلمتِ غم کافور ہوئی
جو مردہ دلوں کے واسطے ہے اک صورِ قیامت آپہنچا

اے قیس جو ہے خود ماہرِ فن اور قدر شناسِ فنِ سخن
وہ روحِ فصاحت آپہنچا وہ جانِ بلاغت آپہنچا

دُعا کی درخواست پیش کر دی گئی

تحریک جدید کے مجاہدوں کی اطلاع کیلئے یہ اعلان دیا جاتا ہے۔ کہ آج ۲۹ر رمضان المبارک سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور دعا کی درخواست پیش کر دی گئی ہے۔ اس فہرست میں وہ دوست شامل ہیں جو سال نہم کا وعدہ شروع سال میں ہی ادا کر چکے ہیں۔ یا جو آج کی تاریخ تک داخل خزانہ کر چکے ہیں۔

ان کے واسطے جو باوجود کوشش اور جدوجہد کے اب تک ادا نہیں کر سکے اللہ تعالےٰ ان کی روکوں کو دور کر دے بیرون ہند کے افراد بالخصوص کارکنوں کے لئے۔ جس طرح ہندوستان کے اکثر احباب نے ابتدائے سال میں ہی ادا کرنے کی طرف خاص توجہ کی۔ اسی طرح بیرون ہند کے کارکنوں اور احباب نے خاص توجہ سے اپنے وعدے ابتدائے سال میں ادا کئے ہیں۔

ان کے لئے جو نو سالہ حساب پاک اضافہ کر رہے ہیں۔ بعض اپنے بقائے ادا کر رہے ہیں۔ بعض جو پہلے چھ سالوں میں پہلے سال کی ادا کردہ رقم کے برابر دے کر آئندہ اضافہ کرتے آرہے تھے۔ اب بجائے چوتھے سال میں پہلے سال کے برابر یا اس سے زیادہ دینے کے تیسرے سال کی ادا کردہ رقم پر اضافہ کر رہے ہیں۔ تا اس طرح اب ان کا ہر سال پہلے سال سے اضافہ کے ساتھ ہو جائے اور وہ سابقون الاولون کے درجہ اول میں آجائیں ؛

ان کے لئے بھی جنہوں نے تحریک جدید کے کامیاب کرنے میں تعاون کیا ہے۔ خصوصاً رحمت اللہ خان صاحب شاکر ایڈیٹر "الفضل" کے واسطے۔ اور اپنے اور اپنے عملہ کے واسطے ؛

اب وہ دوست جو باوجود کوشش کے ادا نہیں کر سکے پوری توجہ کریں۔ کیونکہ سال نہم میں صرف ۲ ماہ کا قلیل عرصہ رہ گیا۔ اللہ تعالےٰ جلد سے جلد ادا کرنے کی توفیق بخشے آمین

فائنشل سیکرٹری تحریک جدید

اسقاطِ حمل کا مجرب علاج

حبِ اٹھرا

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں اُن کیلئے حب اٹھرا رجسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے۔ حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح اوّلؓ شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپکا تیار کردہ نسخہ تیار کیا ہے۔ حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو اس دوا کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ ۱۲؎ مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر ۱۲؎

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح اولؓ دواخانہ معین الصحت قادیان

کانن

یہ ملیریا کا حتمی علاج ہے جو ملیریا بخار کو روکتی اور چڑھے ہوئے بخار کو اتارتی اور اسکے عواقب سے محفوظ رکھتی ہے۔ ہم پورے تجربہ کے بعد اسے پبلک میں لائے ہیں۔ یہ اپنی خوبیوں کی وجہ سے نہ صرف عوام بلکہ ڈاکٹروں سے بھی خراج تحسین حاصل کر رہی ہے۔

قیمت:۔ ایک ٹکیہ دو روپے۔ محصول ڈاک علاوہ

خصوصیت:۔ صرف اسی کارخانہ کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ اس کا منیجر طبیہ کالج علیگڑھ کی اعلیٰ ڈگری (ڈی۔ آئی۔ ایم۔ ایس) یافتہ ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس کارخانہ کی ہر ایک دوا بفضل ایزدی تیر بہدف ہے

ملنے کا پتہ:۔ منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان پنجاب

احباب کرام

اگر آپکو ہماری بات کا یقین نہیں کہ عزیز کاربالک منجن دانتوں کی بیماریوں کیلئے مفید ہے تو آپ ایک دفعہ آزمائش کر لیجئے بفضل خدا آپکی ہر طرح سے تسلی ہو جائیگی قیمت فی شیشی ۶؍ تین شیشی کی قیمت ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔

ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے

عزیز کاربالک سٹور ریلوے روڈ قادیان

ایک نیا عجوبہ

پنڈت ٹھاکر دت شرما ویدموجد امرت دھارا کا ملک و طب پر ایک اور احسان

اوشدھ نورتن ۹ یا جواہرات دوائیہ

جیسے ہیرا۔ پنا۔ لال وغیرہ نو خاص جواہرات ہیں۔ ایسے ہی ۹۔ ادویہ پنڈت جی نے بنائی ہیں جن کو جواہرات کا درجہ دینا چاہیئے۔ امرت دھارا کیساتھ ان ۹ ادویات کو اپنے پاس رکھ کر ہر ایک انسانی مرض کا علاج بخوبی کیا جاسکتا ہے!

اگر شوسا ییمی ڈیز کی ۱۲۔ ادویات سے سب امراض کا علاج ممکن ہے تو کیوں دیسی ادویات ایسی نہیں بنائی جاسکتی تھیں جو امراض پر حاوی ہوں سر سے پاؤں تک کوئی اندرونی یا بیرونی بیماری ہو۔ ان میں سے کوئی نہ کوئی دوائی اسکو ضرور دُور کریگی اور بہت سی صورتوں میں تو اکیلی امرت دھارا سے کام نکل جاوے گا۔ سوچیئے۔ کتنا اوپکار و احسان پنڈت جی نے اپنی ایجاد سے کیا ہے +

(۱) اگر آپ گھر میں صرف امرت دھارا و اوشدھ نورتن رکھ لیں۔ تو آپ نہ صرف اپنے کنبے کا بلکہ اڑوسی پڑوسیوں کا علاج ہر مرض کا کر سکیں گے +

(۲) جن لوگوں کو غربا کو مفت ادویہ تقسیم کرنے کا شوق ہے۔ ان کو سینکڑوں ادویہ منگوانے کی ضرورت نہ رہے گی +

(۳) ہر ایک امیر آدمی ایک ویدیا حکیم کو ملازم رکھ کر صرف ان ادویات سے ایک فری ہاسپٹل جاری کر سکتا ہے +

(۴) وہ لوگ جن کے ماتحت بہت آدمی کام کرتے ہیں جیسے کارخانوں کے مالک یا جنگلات نہر وغیرہ کے آفیسر۔ ٹھیکیدار وغیرہ صرف ان کو پاس رکھ کر ایک بڑے شفاخانہ کا کام لے سکتے ہیں +

(۵) طبی کالجوں دسکولوں کے نئے پاس شدہ وید یا حکیم صرف انہی ادویات سے اپنا مطب جاری کر سکتے ہیں سینکڑوں روپیہ کی تلاش میں سرگرداں نہ ہونگے۔ ایسے گاؤں کے حکیم و وید اپنا نام تھوڑے خرچ سے چلا سکیں گے +

(۶) خیراتی دواخانوں۔ شفاخانوں میں کتنی سہولیت سے اور کتنے تھوڑے خرچ سے کام ہو سکے گا +

(۷) جو سفری دواخانہ چلانا چاہیں وہ ایک چھوٹے سے بکس سے بڑے سے بڑے دواخانہ کا کام لے سکیں گے!!

ادویات کے نام یہ ہیں:۔ شمکارک، یاقوتی نورتنی، حیات افزا، گولی امرت، گندھارس، گڑچک، امرت چورن، بلیوروٹی۔ شفاوتی۔ ان کا مفصل بیان سات پیسہ کا ٹکٹ بھیجکر **اوشدھ نورتن** نامی کتاب منگوا کر پڑھیں۔ ایک آنہ کتاب اوشدھ نورتن کی قیمت اور تین پیسہ محصول ڈاک +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نوٹ ۱ براہ مہربانی ایک یا دو روپیہ کم کا آرڈر نہ دیں کیونکہ ہلکے سے ہلکے وی۔ پی پارسل پر بھی ڈاک محصول و دیگر خرچ تیرہ آنہ ۱۳/ - لگ جاتا ہے

نوٹ ۲ امرت دھارا فارمیسی لمیٹڈ لاہور کی عام ادویات پر دو آنہ فی روپیہ زائد مہنگائی چارج لیا جاتا ہے۔ اور جن ادویات میں سونا شامل ہے ان پر چار آنہ فی روپیہ مہنگائی چارج لیا جاتا ہے!

خط و کتابت و تار کا پتہ **امرت دھارا ۱۲ لاہور**

المشتہر منیجر امرت دھارا فارمیسی لمیٹڈ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

اکسیر ملیریا

طبیہ عجائب گھر کی اکسیر ملیریا موسمی بخار کیلئے بہترین دوا ثابت ہو چکی ہیں اسکی مقبولیت کا اندازہ جھنگ مگھیانہ کے ایک حکیم صاحب کے تازہ خط سے ہو سکتا ہے۔ جس میں لکھا ہے:۔

"دو مہینے آپ سے اکسیر ملیریا کی یکصد ٹکیہ منگوائی تھیں وہ ختم ہو گئی ہیں بہت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ لہذا دو صد ٹکیہ اور بھیجدیں"

"اکسیر ملیریا" ایکروپیہ کی سولہ گولیاں +

شفاکن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے

کونین خالص تو ملتی نہیں۔ اگر ملتی ہے تو پندرہ سولہ روپے اونس پھر کونین کے استعمال سے بھوک بند ہو جاتی ہے۔ سر میں درد اور چکر پیدا ہو جاتے ہیں۔ گلا خراب ہو جاتا ہے۔ اگر ان امور کے بغیر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں تو شفاکن استعمال کریں۔

قیمت یکصد قرص ۱۲؎ پچاس قرص [illegible]

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

یکم اکتوبر کو وی۔ پی ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ ان کا وصول کرنا احباب کا اخلاقی فرض ہے۔ اب وی۔ پی روکنے کی کسی اطلاع کی تعمیل نہ ہو سکے گی۔ (مینیجر)

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

سامان بھی چھین لیا گیا ہے۔
ماسکو ۲؍اکتوبر۔ ویلکیس سے گومیل تک تین سو میل لمبے مورچے میں روسی فوجیں برابر آگے بڑھ رہی ہیں۔ کل انہوں نے دشمن

لڑائی ہو رہی ہے۔ کیف کے پھاٹکوں پر بھی گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔
لنڈن ۲؍اکتوبر۔ بحیرہ اٹلانٹک میں کئی ماہ بعد پھر جرمن یو بوٹوں نے ہمارے ایک

قادیان میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی تشریف آوری

اور

عید الفطر کی تقریب

قادیان یکم اکتوبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۲۹ رمضان المبارک مطابق ۳۰ ستمبر کو ۷ بجے شام قادیان پہنچے۔ جیسا کہ پہلے اطلاع ہو چکی تھی۔ حضور ڈلہوزی سے پہلی سروس میں روانہ ہوئے اور اس لحاظ سے ۳ بجے قادیان پہنچنا چاہیئے تھا۔ لیکن ڈلہوزی سے ۸ میل کے فاصلہ پر حضور کی کار خراب ہو گئی۔ اور اس کو ٹھیک کرنے میں ڈیڑھ گھنٹہ کے قریب صرف ہو گیا۔ اس لئے حضور دوسری سروس میں ۴ بجے پٹھانکوٹ پہنچ سکے۔ اور ۵ بجے کے قریب وہاں سے روانہ ہو کر ۷ بجے شام قادیان پہنچے۔ چونکہ پہلے امید تھی کہ ۳ بجے کے قریب حضور یہاں پہنچ جائیں گے۔ اسلئے قادیان کے احباب روزہ اور گرمی کے باوجود بہت بڑی تعداد میں اپنے پیارے آقا کے استقبال کیلئے احمدیہ چوک میں قریباً ۲ بجے ہی جمع ہو گئے تھے۔ اور پھر ۴ گھنٹے سے بھی زیادہ عرصہ تک کھڑے بڑی شدت سے اپنے آقا کا انتظار کرتے رہے۔ حضور جب ۷ بجے قادیان پہنچے۔ تو چونکہ مردوں اور عورتوں کا ایک کثیر مجمع مسجد اقصیٰ میں رمضان المبارک میں درس کے اختتام پر دعا کے لئے جمع تھا۔ اسلئے حضور باوجود سفر کی تکان کے اپنے خدام کا خیال فرماتے ہوئے۔ اسی وقت مسجد اقصیٰ میں تشریف لے گئے اور مجمع سمیت دعا فرمائی۔ جو قریباً ۱۵ منٹ ہوتی رہی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مغرب کے وقت چونکہ قادیان میں چاند نہیں دکھائی دیا تھا۔ اسلئے خیال کیا گیا کہ عید ۲؍اکتوبر بروز ہفتہ ہوگی۔ لیکن رات کے ۱۱ بجے کے قریب ڈلہوزی اور کپورتھلہ سے یہ اطلاع موصول ہوئی۔ کہ وہاں چاند دیکھا گیا ہے۔ لاہور سے بذریعہ فون معلوم ہوا کہ کوئٹہ میں بھی دیکھا گیا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈلہوزی میں بذریعہ فون یہ ہدایت بھجوائی۔ کہ چاند دیکھنے والے احمدیوں کے حلفیہ بیانات لئے جائیں۔ چنانچہ ان میں سے چار کے جو اسی وقت مل سکے۔ بیانات لے کر حضور ایدہ اللہ کو اطلاع دی گئی۔ اس پر حضور نے فیصلہ فرمایا کہ صبح عید ہوگی۔ رات ۱۲ بجے کے بعد بذریعہ منادی تمام محلوں اور مضافات میں اس کی اطلاع کر دی گئی۔

عید الفطر کی نماز کا انتظام پرانی عیدگاہ میں تھا۔ جہاں راتوں رات لاؤڈ سپیکر اور شامیانے وغیرہ لگا دیئے گئے تھے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پونے گیارہ بجے کے قریب تشریف لائے اور نماز پڑھائی۔ نماز کے بعد ایک نہایت ایمان پرور اور بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا۔ جو قریباً پون گھنٹہ تک جاری رہا۔ یہ خطبہ انشاء اللہ العزیز جلد ہی شائع کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ خطبہ کے بعد حضور نے دعا فرمائی۔ اور پھر احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔

میل پیشقدمی کی اور چری کوف کے شہر پر قبضہ کر لیا۔ اس محاذ پر ۲۰۰ گاؤں سے دشمن کو نکال دیا گیا ہے۔ ڈنیپر کے دونوں طرف ۴۰۰ میل لمبے محاذ پر بڑے زور کی

جہازی قافلہ پر حملہ کیا۔ ایک انگریزی اور ایک کینیڈین جہاز غرق ہو گیا۔ ہمارے جہازوں نے بھی دشمن کی دو یو بوٹوں کو سمندر کی تہہ میں پہنچا دیا۔

لنڈن ۲؍اکتوبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اتحادی افواج کل صبح آٹھ بجے نیپلز میں داخل ہو گئیں۔ اور اس پر قبضہ کے بعد اب بھاگتے ہوئے جرمنوں کا پیچھا کر کے ان کا صفایا کر رہی ہیں۔ اس وقت جرمن وہاں مقابلہ نہیں کر رہے۔ اتحادیوں کے تیزی سے آگے بڑھنے میں قدرتی روک دریا ہیں۔ لیکن اتحادی اس تیزی سے جرمنوں کا پیچھا کر رہے ہیں۔ کہ ان کو دریا کے پلوں کو تباہ کرنے کا موقعہ ہی نہیں ملتا۔ کئی جگہ دو پلوں کو خراب کرنے کی کوشش کرتے ہوئے پکڑے گئے۔ جنرل کیسلرنگ دالنتورنو دریا پر لڑنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ لیکن اولنٹیو پر اتحادی قبضہ ہو جانے کی وجہ سے اس دریا کو بھی خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ جرمنوں نے نیپلز کے شہر اور بندرگاہ کو بری طرح تباہ کر دیا ہے۔ وہ شہریوں کو قتل اور عمارتوں کو تباہ کر کے وہاں سے نکلے ہیں۔ لڑائی سے پہلے اس شہر کی آبادی ۹ لاکھ تھی۔ لیکن اب بہت تھوڑی آبادی رہ گئی ہے۔ نیپلز کی بندرگاہ اٹلی کی سب سے بڑی بندرگاہ تھی جس کو بھی جرمنوں نے بری طرح تباہ کر دیا ہے۔ اور یہاں اپنے ۳۰ جہاز ڈبو دیئے۔ تاکہ اتحادی جہاز اندر نہ آ سکیں۔ لیکن اتحادی بیڑا اس کوشش کو ناکام کر دے گا اور امید ہے کہ جلدی بندرگاہ کو اس کی اصلی حالت پر لایا جائے گا۔

لنڈن ۲؍اکتوبر۔ برطانوی ہوائی وزارت نے اعلان کیا ہے کہ انگریزی ہوائی جہازوں نے کل شمالی فرانس پر دشمن کے ٹھکانوں کی خوب خبر لی۔ کئی جگہ کئی ریلوے انجنوں کو تباہ کیا گیا۔ اس سے پہلے خلیج بسکے میں جو حملہ ہوا تھا۔ اس کی تفصیل سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حملہ بہت کامیاب رہا۔

لنڈن ۲؍اکتوبر۔ الجیریا سے آمدہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ یوگوسلاویا اور جرمن افواج کے درمیان لڑائی ہو رہی ہے۔ یوگوسلاوی دستوں نے کئی جگہ مورچے قائم کر لئے ہیں۔

الجیرس ۲؍اکتوبر۔ کارسیکا میں عنقریب جرمنوں کا صفایا ہو جائے گا۔ جیسکیا کے آس پاس تمام مورچوں میں انہیں گھیر لیا گیا ہے۔ اور بہت سے جرمن پکڑ لئے گئے۔ اور ان کا بہت سا

واشنگٹن ۲؍اکتوبر۔ کل اتحادی ہوائی جہازوں نے شمالی سالومنز میں جاپانی جہازوں کے ایک قافلہ پر حملہ کیا۔ اور دو مال بردار نیز ایک ڈسٹرائر کو ڈبو دیا۔

لنڈن ۲؍اکتوبر۔ کارسیکا میں آزاد فرانسیسی ہواباز سپٹ فائر طیاروں نے جرمن ٹھکانوں پر حملے کرتے رہے اور ۱۷ جرمن طیاروں کو برباد کر دیا۔

لنڈن ۲؍اکتوبر۔ نیپلز میں جب اتحادی فوجیں داخل ہوئیں۔ تو اہل شہر نے ان کا پرجوش خیر مقدم کیا۔ تیس میل کے فاصلہ پر اولینا کے شہر پر بھی اتحادی قبضہ ہو چکا ہے۔

دہلی ۲؍اکتوبر۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ موسم کی خرابی کے باوجود ستمبر میں برطانوی طیاروں نے برما میں دشمن کے ٹھکانوں پر حملے جاری رکھے۔ ریلوے انتظامات کو خاص طور پر نشانہ بنایا گیا۔ ۵۵ انجن اور دو سو ویگنیں تباہ کی گئیں۔ اس کے علاوہ چھ سو کشتیوں کو برباد کر دیا گیا۔ ان میں سے اکثر میں گولہ و بارود لدا ہوا تھا۔ ان حملوں میں چار برطانوی طیارے ضائع ہوئے۔ ستمبر میں ہندوستان کے کسی حصہ پر دشمن نے کوئی ہوائی سرگرمی نہیں دکھائی۔

لنڈن ۲؍اکتوبر۔ بھاری امریکن بمباروں نے پہلی بار شمالی افریقہ کے ٹھکانوں سے اڑ کر جرمنی میں پہنچ کر ویونچ نیز آسٹریا میں دیانا کی طیارہ ساز فیکٹریوں پر حملے کئے۔ ان حملوں کے لئے انہیں اٹھارہ سو میل کا سفر طے کرنا پڑا۔

دہلی ۲؍اکتوبر۔ چین کی جنگی وزارت کا ایک مشن کل یہاں پہنچا ہے۔ جو چار افسروں پر مشتمل ہے۔ دو تین روز کے بعد وفد شمالی ہندوستان میں فوجی چھاؤنیوں کو ملاحظہ کریگا۔

بمبئی ۲۹ ستمبر۔ پچھلے دنوں جب جنرل ٹوجو رنگون آئے تو انہوں نے مسٹر سبھاش چندر بوس کو برما کا گورنر مقرر کئے جانے کا اعلان کیا۔ مسٹر بوس نے اپنا دار الحکومت سنگاپور میں قائم کیا ہے۔ اسکے علاوہ راس بہاری بوس کے تعاون کے ساتھ ایک فوج قائم کی گئی جسمیں اسوقت تک ۱۷ ہزار سپاہی بھرتی ہو چکے ہیں۔ جاپانی ریڈیو اب یہ اعلان کر رہا ہے کہ وہ اس فوج سے ہندوستان کو آزاد کرائیں گے۔ مسٹر بوس کو اس فوج کا کمانڈر مقرر کیا گیا ہے۔ اسوقت مسٹر بوس ہندوستان کی سرحد پر حملے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔

کوئین ٹیبلٹس (ٹکیاں) برائے ملیریا
۱۰۰ ٹکیہ عہ۔ دی کوئین سٹورز قادیان۔